روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 2 جون 2003ء 1424 ہجری-2 احسان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 120

## قربانی کی وسعت

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس قربانی کا مینڈھا لایا گیا۔ آپؐ نے اسے پکڑا، لٹایا اور اسے ذبح کرتے ہوئے یہ دعا کی۔ بسم اللہ۔ اے اللہ اسے قبول کر محمد اور آل محمد اور امت محمد کی طرف سے۔

(صحیح مسلم کتاب الاضاحی باب استحباب الضحیه حدیث نمبر 3637)

# اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے طرز عمل سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ بعض اوقات آپ دوستوں کی خوشیوں میں فیاضانہ حصہ لیتے تھے۔ اور یہ طریق آپ کا اظہار محبت اور جودوعطاء کی شان رکھتا تھا۔ چنانچہ حضرت منشی عبداللہ صاحب سنوری کے نام جو خطوط وقتاً فوقتاً آپ نے تحریر فرمائے۔ ان کے مطالعہ سے اور خود منشی صاحب موصوف کے بیان سے یہی ثابت ہے کہ حضور نے ایک مرتبہ منشی صاحب موصوف کے ولیمہ میں اور دوسری مرتبہ عقیقہ فرزند میں اپنی طرف سے ایک رقم خرچ کردی۔ اور اس خرچ کرنے میں آپ کو خوشی اور انشراح تھا۔ بعض اوقات لوگ اپنی اس قسم کی تقریبوں پر کچھ روپیہ حضرت کے حضور بھیج دیتے۔ اور لکھ دیتے کہ وہاں دعوت احباب کردیں۔ مگر وہ تحریر کے وقت اس امر کو نادانستہ بھول جاتے۔ کہ قادیان کی دعوت چند آدمیوں کی دعوت نہیں ہو سکتی۔ لیکن حضرت اقدس ان کو مکرر اس کے متعلق کچھ نہ لکھتے۔ بلکہ اپنی گرہ سے ایک رقم ڈال کر ان کی تمنا کو پورا کردیتے۔ اور بارہا ایسے موقعے آپ کو پیش آتے۔ مگر کبھی اس کا ذکر اشارۃً کنایۃً بھی نہ کرتے۔ بلکہ ہمیشہ ایسے موقعوں پر یہی فرماتے۔

کہ فلاں دوست کی طرف سے دعوت ہے

شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی میرے بتیس سال کے مخلص دوست اور بھائی اور حضرت مسیح موعود کے پرانے خادم ہیں۔ شروع ہی سے ان کی طبیعت صوفیانہ واقع ہوئی ہے۔ اور صلحاء کی صحبت کا شوق دامنگیر رہا۔ مدرسہ تعلیم الاسلام میں شروع سے آج تک مدرس ہیں۔ اوائل میں وہی مہمانوں کو کھانا وغیرہ کھلایا کرتے تھے۔ گویا انہیں ناظر ضیافت کہنا چاہئے۔ وہ جب سے یہاں آئے حضرت مسیح موعود خاص طور پر ان کا خیال رکھتے۔ اور ان کی ضروریات کا آپ تکفل فرماتے۔ ایک مرتبہ حضرت نانا جان مرحوم شیخ صاحب سے ناراض ہوئے۔ اور بے حد ناراض ہوئے۔ انہوں نے ان کے قرضہ وغیرہ کی فہرست تیار کی۔ ان میں حلوائیوں کا قرضہ بھی تھا۔ مگر انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ وہ ادا ہو چکا ہے۔ معاملہ حضرت تک پہنچا۔ کہ انہوں نے حلوائیوں سے اس قدر قرضہ برداشت کیا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود سن کر ہنسے اور فرمایا کہ مجھے یہ معلوم ہے۔ اور وہ قرضہ ادا ہو چکا ہوا ہے۔ بلکہ ہر ہفتہ بے باق ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود شیخ صاحب کے ہفتہ وار یا جب وہ چاہیں اخراجات ادا کردیتے تھے۔ اور شیخ صاحب نہایت بے تکلفی سے جیسے بیٹا باپ سے جا کر کہتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ بے تکلفی سے عرض کردیتے۔ کہ اس قدر خرچ ہو گیا ہے۔ اور حضرت فوراً ادا فرما دیتے۔ اس قسم کی شاہانہ اور مربیانہ فیاضیاں آپ کی ہوتی تھیں۔

(سیرۃ مسیح موعود ص 320)

## قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

### بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم میں یتامیٰ - مساکین - بیوگان اور ضرورت مندوں کی حاجت براری کو محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ قرار دیا ہے- اسی طرح حدیث میں بے سہارا افراد کی ضرورتوں کو پورا کرنا گویا خدا تعالیٰ کی مدد کرنے کے مترادف ہے- یعنی یہ امر خدا تعالیٰ کے قرب کی منازل کو طے کرنے میں ایک بہترین زینہ ہے-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اسی تعلق اور حکمت کے پیش نظر 1982ء میں بیوت اللہ کی تعمیر اور آبادی کی تحریک کے سلسلہ میں ہی بیوت الحمد سکیم کا اجراء فرمایا تھا-

خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں مستحقین بیوت الحمد سکیم کے شیریں ثمرات سے لذت یاب ہو رہے ہیں- بیوت الحمد کالونی ربوہ جو ہر قسم کی سہولتوں سے آراستہ ہے اس میں اب تک 87 خاندان آباد ہو چکے ہیں- اسی طرح بعض ضرورت مند احباب کو ان کے اپنے گھروں میں جزوی امداد برائے توسیع مکان لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے- ابھی کئی مستحقین امداد کے منتظر ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ بے سہارا اور نادار مخلوق کیلئے خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر بیوت الحمد منصوبہ میں درج ذیل شقوں کے تحت نمایاں مالی قربانی پیش فرمائیں-

1- پورے مکان کے تعمیری اخراجات کی ادائیگی- آجکل ایک مکان پر مبلغ پانچ لاکھ روپے لاگت آتی ہے-
2- ایک لاکھ روپے یا اس سے زائد کی ادائیگی
3- حسب استطاعت جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں-

امید ہے احباب کرام اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے- یہ رقم مقامی سطح پر سیکرٹری مال کو یا دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائی جا سکتی ہے- اللہ تعالیٰ بیش از پیش خدمت دین کی توفیق سے نوازتا رہے- آمین

(صدر بیوت الحمد سوسائٹی)

# تاریخ احمدیت

## منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

## دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

### 1985ء ③

| | |
|---|---|
| 23 جون تا 9 اگست | انٹرمیڈیٹ کے طلبہ کے لئے ربوہ میں فری کوچنگ کلاس |
| 30,29 جون | کینیڈا کا جلسہ سالانہ۔ |
| جون | ربوہ کی احمدی طالبہ نے میٹرک کے امتحان میں سرگودھا بورڈ میں طالبات میں اول پوزیشن حاصل کی۔ |
| 7,6 جولائی | مجلس انصاراللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع۔حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔ |
| 8 جولائی | چنیوٹ میں جلوس نے ایک احمدی کی دکان کو لوٹ لیا۔ |
| 12 جولائی | حضور نے نستعلیق کتابت کے کمپیوٹر کے لئے ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی تحریک فرمائی۔ |
| 13 جولائی | لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی میراتھن واک۔300 سے زائد حاضری۔شام کو حضور نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔ |
| 21تا24 جولائی | کیرالہ بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔ |
| 26 جولائی | نستعلیق کتابت کے کمپیوٹر کے لئے حضور نے کمپوزنگ کے ماہرین کو وقف کی تحریک فرمائی۔ |
| 29 جولائی | پنوں عاقل ضلع سکھر میں چوہدری محمود احمد صاحب کو شہید کر دیا گیا۔ |
| 2تا4 اگست | جلسہ سالانہ امریکہ۔ |
| 4,3 اگست | خدام الاحمدیہ جرمنی کا چھٹا سالانہ اجتماع ناصر باغ میں ہوا۔580 خدام اور 50 اطفال کی شرکت۔ |
| 10 اگست | قریشی محمد اسلم صاحب مربی سلسلہ کو ٹرینیڈاڈ میں شہید کر دیا گیا۔ممالک بیرون میں مخالفین کے ہاتھوں شہید ہونے والے یہ پہلے مربی تھے۔ |
| 15 اگست | برطانیہ کی طالبات کی سمر کلاس سے حضور کا خطاب۔ |
| 22تا24 اگست | دوسرا یورپین اجتماع خدام الاحمدیہ۔حضور نے اختتامی خطاب فرمایا اس موقع پر ایک سوونیئر شائع کیا گیا۔پہلی بار خیمے نصب کئے گئے۔ |
| 29 اگست | بیلجیئم میں مشن ہاؤس کے لئے عمارت خرید لی گئی۔15 ستمبر کو افتتاح ہوا۔ |
| یکم ستمبر | حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات عمر 93 سال۔ |
| یکم تا 20 ستمبر | تربیتی کلاس جماعت کشمیر بھارت۔ |
| 11 ستمبر تا 15 اکتوبر | حضور کا دورہ یورپ |
| 11 ستمبر | حضور لندن سے بلجیئم تشریف لے گئے۔ |
| 13 ستمبر | حضور نے بیت النور نن سپیٹ ہالینڈ کا افتتاح فرمایا۔ |
| 14 ستمبر | حضور نے ہالینڈ میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور ہیگ تشریف لے گئے |
| 15 ستمبر | حضور نے بلجیئم کے مشن ہاؤس اور بیت السلام کا افتتاح فرمایا۔ |

# دعوت الی اللہ کے سنہری گر ⑦⑧

## پرحکمت نصائح
## ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

### دعوت الی اللہ کا جنون

مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کا لڑکا فوجی وردی میں ملبوس دفتر میں ملنے آیا اور سلام کہا تو آپ نے اسے سامنے بٹھا لیا اور دعوت الی اللہ شروع کر دی اور گفتگو کے دوران پوچھا آپ کس رینک میں ہیں۔آپ کے لڑکے نے اپنا رینک بتایا تو چوہدری صاحب نے فرمایا کہ میرا لڑکا بھی اسی رینک میں کام کرتا ہے۔تو وہ کہنے لگا میں ہی تو آپ کا لڑکا ہوں تو فرمایا کہ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا تو لڑکے نے کہا کہ میں نے سلام کہا تھا اور آپ نے آواز نہیں پہچانی اور دعوت الی اللہ شروع کر دی۔

(سیرۃ حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب ص399)

### اچھے اخلاق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ایک بچے نے سوال کیا۔

بچے سکولوں میں کیسے دعوت الی اللہ کر سکتے ہیں؟

حضور نے فرمایا۔تمہارے اخلاق بہت اچھے ہیں Behaviour عمدہ ہے چہرے پہ بڑی شرافت ہے۔تو سکول میں اچھے دوست تمہارے بنتے ہوں گے اچھے اچھے لوگ اچھی اچھی بیٹیاں تو ان کو دعوت الی اللہ کیا کرو ان کو بتایا کرو کہ میں اچھی اس لئے ہوں کہ میں جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتی ہوں گھر بلایا کرو ان کو M.T.A دکھایا کرو۔

(الفضل 25 نومبر 2000ء)

### جیل میں دعوت الی اللہ

1947ء میں جماعت احمدیہ کے بعض بزرگان کو ایک جھوٹے مقدمہ میں گرفتار کر کے گورداسپور جیل میں بند کر دیا گیا لیکن احمدی بزرگان نے جیل میں بھی دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

محترم مولانا احمد خان صاحب نسیم (مرحوم) ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد بیان کرتے ہیں:

ایک دفعہ ایک آدمی کے متعلق ہم سب نے مل کر فیصلہ کیا کہ وہ چونکہ ہر موقعہ پر کوئی نہ کوئی شرارت ہمارے خلاف کرتا ہے اس لئے اس کو چھوڑ دو اس کو کوئی بھی منہ نہ لگائے۔مکرم چوہدری فتح محمد سیال صاحب نے ہم سے فرمایا

”نہیں بلکہ ایک کام تم سب اپنے ذمہ لے لو۔ تم دعا کرو اور میں اس کو دعوت الی اللہ کرتا ہوں یا تم اس کو دعوت الی اللہ کرو میں اس کے لئے دعا کرتا ہوں اور اس طرح اس کو چھوڑنا مناسب نہیں اس پر اتمام حجت کر کے چھوڑو۔“

عصر کی نماز کے بعد ہمیں جیل میں کچھ وقت ٹہلنے کے لئے مل جاتا۔ایک مرتبہ میں اور برادرم مکرم میجر شریف احمد صاحب دونوں مل کر ٹہل رہے تھے کہ ہم نے دیکھا کہ چوہدری فتح محمد سیال صاحب چند قیدیوں کے ایک ٹولہ کے درمیان بیٹھے ہوئے ہیں جیل کے اندر تیس چالیس افراد خارش کی وجہ سے بیمار تھے۔ ان کو ایک علیحدہ بیرک میں رکھا ہوا تھا۔ان کے ساتھ کسی کو ملنے کی اجازت نہ تھی۔تاکہ یہ متعدی بیماری دوسرے قیدیوں میں نہ پھیل جائے۔باجوہ صاحب نے جب چوہدری صاحب کو ان میں بیٹھا ہوا دیکھا تو مجھے فرمانے لگے ”چوہدری صاحب کیا غضب کر رہے ہیں کہ ان متعدی بیماری والوں کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں ان کو روکنا چاہئے۔“ جب چوہدری صاحب وہاں سے اٹھ کر واپس تشریف لائے تو ہم نے چوہدری صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ لوگ خارش کی وجہ سے بیمار ہیں آپ وہاں نہ جایا کریں۔

چوہدری صاحب نے فرمایا:-

”میں نے سوچا یہ لوگ بہت تکلیف میں ہیں۔ان بیماروں کو کوئی بھی اپنے پاس نہیں آنے دیتا۔ایسے وقت میں آدمی کا دل نرم ہوتا ہے میں ان کے پاس گیا تھا۔تا میں اس سے فائدہ اٹھا کر ان کو دعوت الی اللہ کروں ممکن ہے کہ کسی کا دل احمدیت کی طرف مائل ہو جائے اور ہمیں مسکرا کر فرمانے لگے میں تو اس نیت سے ان کے پاس جا بیٹھا تھا کہ ممکن ہے کوئی مسیح موعود پر ایمان لے آئے۔تو کیا اللہ تعالیٰ مجھے اس بیماری میں مبتلا کر دے گا؟ بے فکر رہیں۔“ چنانچہ جیل میں قیام کے دوران قریباً 50 افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔

(سیرۃ حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب ص369)

✿ میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔

(حضرت مسیح موعود)

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر (قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی

# مجلس عرفان

**فرمودہ 15 جون 1944ء**

**بمقام قادیان**

## نئی زمین اور نئے آسمان کی پیدائش

بہت سی باتیں ہوتی ہیں۔ جن کو انسان فلسفیانہ رنگ میں دیکھتا ہے ان کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ ہماری جماعت کو یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کرنا چاہتا ہے اور جس کشف میں یہ عظیم الشان کام آپ کے سپرد کیا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں کہ:

''ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں'' (تذکرہ ص 196)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:

''ایک کشفی رنگ میں میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا۔ اور پھر میں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں'' (چشمہ مسیحی ص 35 حاشیہ)

ان حوالہ جات میں ایک تو ''ہم'' کا لفظ آتا ہے جو اجتماعی جدوجہد کی طرف اشارہ کرتا ہے اور دوسرے ''آؤ'' کا لفظ ایسا ہے جو بتاتا ہے کہ یہ کام ایسا ہے جس میں ساری جماعت کی متفقہ کوشش اور متفقہ جدوجہد کا دخل ضروری ہے۔ کیونکہ آؤ کا لفظ ہمیشہ ایسے موقعہ پر ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ جب دوسروں کو تحریص وترغیب دلانی ہو کہ تم بھی میرے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ پس یہ کشف ایک بہت بڑی ذمہ داری کی طرف ہماری جماعت کو توجہ دلاتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ نیا آسمان اور نئی زمین جس کا قائم کرنا احمدیت کا مقصد ہے۔ اس کے قیام میں جماعت کا بھی دخل ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کا وہ ہاتھ بن جائے جس ہاتھ کے ذریعہ اس نئی زمین اور نئے آسمان کی تخلیق مقدر ہے۔ چونکہ سارا کام انبیاء ہی نہیں کیا کرتے۔ بلکہ ان کی جماعتوں کا بھی ان کاموں کی سرانجام دہی میں دخل ہوتا ہے اس لئے ان الفاظ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت کو توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ نئی زمین اور نئے آسمان کے قیام میں حضرت مسیح موعود کے دست وبازو بن جائیں۔

## نئی زمین اور آسمان کی ضرورت

اب ہمیں غور کرنا چاہئے کہ نئی زمین اور نئے آسمان سے مراد کیا ہے۔ دنیا کو نئی زمین کی اسی حالت میں ضرورت ہوسکتی ہے جب پہلی زمین خراب ہو جائے اور نئے آسمان کی بھی اسی وقت ضرورت ہوسکتی ہے جب پہلا آسمان خراب ہو جائے پس معلوم ہوا کہ پہلی زمین چونکہ خراب ہو چکی تھی اس لئے خدا نے یہ ارادہ فرمایا کہ وہ اب ایک نئی زمین پیدا کرے اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلی زمین کیوں خراب ہوئی اور کیوں اس کو بدل کر ایک نئی زمین کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس سوال پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ زمین جس سے روحانی نقطۂ نگاہ کے ماتحت انسانی قلوب مراد ہیں اس لئے بگڑ گئی تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دلوں میں کینہ وبغض نہ رکھو۔ لوگوں نے کینہ وبغض رکھنا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جھوٹ نہ بولو، لوگوں نے جھوٹ بولنا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ چوری نہ کرو۔ لوگوں نے چوریاں شروع کر دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خیانت نہ کرو۔ لوگوں نے خیانت کا ارتکاب کرنا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بزدلی نہ دکھاؤ، لوگوں نے بزدلی دکھانی شروع کر دی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جاہل مت رہو۔ لوگوں نے علم پڑھنا چھوڑ دیا۔ اور جہالت اختیار کر لی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کسی کا دل مت دکھاؤ۔ لوگوں نے ایک دوسرے کا دل دکھانا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبوساً قمطریرا نہ بنو۔ لوگوں نے ایسی شکلیں بنالیں جن کو دیکھ کر دوسرے کے دلوں میں نفرت پیدا ہونے لگی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ غصیلے مت بنو۔ لوگوں نے غصہ بڑھانا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کسی کی غیبت مت کرو۔ اور نہ کسی کی غیبت سنو لوگوں نے ایک دوسرے کی غیبت کرنی شروع کر دی۔ اور ایک دوسرے کی غیبت کو سننا بھی شروع کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کسی سے بات کرو تو نرمی اور محبت سے کرو۔ مگر انہوں نے درشتی اور سختی اختیار کر لی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عورتوں کے حقوق ادا کرو۔ لوگوں نے عورتوں کے حقوق کو تلف کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہمسایہ کا خیال رکھو۔ لوگوں نے ہمسایہ کے حقوق کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص تمہیں علم دین سکھاتا ہے تم اس کا ادب کرو۔ مگر لوگوں نے استادوں کی بے ادبی شروع کر دی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ نوکروں سے نرمی کا سلوک کروں۔ لوگوں نے نوکروں پر سختی کرنی شروع کر دی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بڑوں کا احترام کرو۔ لوگوں نے بڑوں کی عزت اپنے دلوں سے نکال دی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عقوق والدین نہ کرو بلکہ ان کے ساتھ برّ اور احسان کا معاملہ کرو۔ لوگوں نے ان کے ساتھ نرمی اور محبت اور احسان اور حسن سلوک کا معاملہ چھوڑ دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اپنے رشتہ داروں اور ذوی القربیٰ کے حقوق کی حفاظت کرو۔ لوگوں نے رشتہ داروں سے تعلقات کو ہی منقطع کر لیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم جس جگہ رہتے ہو اگر وہاں علم حاصل کرنے کا کوئی سامان نہ ہو تو سفر اختیار کر کے کسی ایسے مقام پر جا رہو جہاں سے علم حاصل کر سکو۔ مگر لوگوں نے علم کے لئے سفر اختیار کرنا ترک کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم جہاد فی سبیل اللہ کرو۔ لوگوں نے جہاد کی طرف سے اپنی توجہ بالکل ہٹالی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب دین پر کفر کی طرف سے حملے ہوں تو ان کا دفاع کرو۔ اور دین کی تائید کے لئے کھڑے ہو جایا کرو۔ مگر لوگوں نے دین کی مدد سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

غرض سینکڑوں نہیں ہزاروں باتیں ہیں۔ جن کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا۔ مگر لوگوں نے ان سب کو پس پشت ڈال دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دین کی عمارت منہدم ہو گئی۔ کیونکہ خواہ عمارت کتنی شاندار ہو جب تک اس کی مرمت کا خیال نہ رکھا جائے۔ وہ ٹوٹنے سے محفوظ نہیں رہ سکتی۔ جب لوگوں نے دین کی اعلیٰ وارفع عمارت سے بے اعتنائی اختیار کر لی تو رفتہ رفتہ تمام عمارت منہدم ہو گئی۔ کیونکہ یہ عمارت بنتی تھی صدق سے یہ عمارت بنتی تھی سداد سے۔ یہ عمارت بنتی تھی صفا سے یہ عمارت بنتی تھی شفقت سے، یہ عمارت بنتی تھی رافت سے یہ عمارت بنتی تھی عفو سے، یہ عمارت بنتی تھی رحم سے یہ عمارت بنتی تھی اکرام ضیف سے یہ عمارت بنتی تھی اکرام جار سے، یہ عمارت بنتی اکرام معلم سے یہ عمارت بنتی تھی بر للوالدین سے اسی طرح یہ عمارت بنتی تھی ان سینکڑوں ہزاروں باتوں سے جن میں سے بعض پہلے بیان ہو چکی ہیں اور جو سینکڑوں کی تعداد میں دینی کتب میں بھری پڑی ہیں جب عمارت پر اس کا مناسب حال مصالحہ نہ لگایا گیا اور اس کی نگہداشت کا خیال نہ رکھا گیا تو نتیجہ یہ نکلا کہ عمارت گر گئی۔ چونے کی عمارت جب بگڑے گی تو چونے سے اس کی مرمت ہوگی اور مٹی کی عمارت بگڑے گی تو مٹی سے اس کی مرمت ہوگی (دین) نے جس عمارت کو کھڑا کیا تھا۔ اس کی مرمت آخر انہی چیزوں سے ہوسکتی تھی جن چیزوں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعمیر کی کوئی نئی چیز اس کی مرمت پر نہیں لگ سکتی تھی جب انہوں نے (دینی) عمارت کی مرمت کیلئے وہ چیزیں لگانی چھوڑ دیں (۔) نے لگائی تھیں تو یہ عمارت منہدم ہو گئی اور (دین) کا صرف نام باقی رہ گیا یہ حالات تھے جن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو ایک نئی زمین کی تشکیل کے لئے مبعوث فرمایا۔ مگر یہ کام ایسا نہیں تھا جو صرف آپ سر انجام دیتے اور جماعت کی امداد کی ضرورت نہ ہوتی۔ حضرت مسیح موعود خود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے دین کے احیاء کے لئے دو قدرتیں بھیجا کرتا ہے ایک نبی کی صورت میں اور ایک اس کے خلفاء (رفقاء) اور (تبعین) کی جماعت کی صورت میں۔ پس آپ نے بتا دیا کہ اس نئی زمین کی تعمیر کے لئے صرف ایک قدرت کام نہیں آ سکتی بلکہ دونوں قدرتوں کا مل کر کام کرنا ضروری ہے اس لئے کشف میں آپ نے ''ہم'' کا لفظ استعمال فرمایا اور اسی لئے آپ نے فرمایا کہ آؤ ہم دنیا میں اب نئے آسمان پیدا کریں اس کے معنی یہی تھے کہ اے میرے ساتھیو! (دینی) عمارت کو از سر نو کھڑا کرنے کے لئے جس مصالحہ کی ضرورت ہے اس کو مہیا کرنے والے بنو اس عمارت کے لئے چونے یا مٹی یا اینٹوں کی ضرورت نہیں بلکہ یہ وہ عمارت ہے جس کا مصالحہ صدق ہے جس کا مصالحہ صفا ہے جس کا مصالحہ سداد ہے جس کا مصالحہ تقویٰ ہے جس کا مصالحہ انصاف ہے جس کا مصالحہ رحم ہے جس کا

مصالحہ حلم ہے جس کا مصالحہ عفو ہے جس کا مصالحہ شفقت ہے جس کا مصالحہ اکرام ضیف ہے جس کا مصالحہ اکرام جار ہے جس کا مصالحہ والدین سے حسن سلوک ہے۔ غرض وہ تمام اعلیٰ صفات جو (دین) اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھائی تھیں آؤ کہ ہم پھر ان صفات کو دنیا میں پیدا کردیں پھر ان اعلیٰ اخلاق کو دنیا میں قائم کردیں پھر (دین حق) کی گرتی ہوئی عمارت کو دنیا میں کھڑا کردیں اور پھر ایک نئی زمین قائم کرکے دنیا کو دکھادیں۔ پس ہر احمدی جو یہ صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ نئی زمین بنانے کا ایک معمار ہے اور ہر احمدی جو یہ صفات اپنے اندر پیدا نہیں کرتا ہر احمدی جو یہ صفات دوسروں کے اندر پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتا وہ دینی عمارت کو گرانے اور اس کو منہدم کرنے کا موجب ہے پس ہر احمدی کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہئے اور سمجھ لینا چاہئے کہ نئی زمین اور نئے آسمان سے مراد مٹی اور چونے کی کسی عمارت کو کھڑا کرنا نہیں بلکہ اس سے ان اخلاق فاضلہ کا قیام مراد ہے جو آج دنیا سے مٹ چکے ہیں اور جو لوگوں کو کہیں نظر نہیں آتے اگر ہماری جماعت کے دوست یہ اخلاق اپنے اندر پیدا کرلیں تو یقیناً چینی بھی اور جاپانی بھی اور انگریز بھی اور روسی بھی سب ان کو دیکھ کر کہیں گے کہ یہ لوگ کوئی نئی قسم کے ہیں ہمارے جیسے نہیں ہیں۔ ہم میں نہ رواداری کا مادہ ہے نہ شفقت اور رأفت کا مادہ ہے نہ اکرام ضیف اور اکرام جار کا مادہ ہے نہ سچائی کا وصف ہے نہ والدین کے حقوق کا پاس ہے نہ رشتہ داروں سے حسن سلوک کا احساس ہے نہ صلہ رحمی کا جذبہ ہمارے اندر کام کرتا ہے مگر یہ وہ لوگ ہیں جو ان تمام اعلیٰ درجہ کے اخلاق کو اپنے اندر رکھتے ہیں۔ پس یہ لوگ یقیناً نئی قسم کے ہیں اور یہی وہ نئی زمین ہوگی جو تمہارے ہاتھوں سے پیدا ہوگی اس کے مقابلہ میں آسمان ہمیشہ اعلیٰ درجہ کی نمازوں، اعلیٰ درجہ کے روزوں اعلیٰ درجہ کے حج، اعلیٰ درجہ کی زکوٰۃ اور اعلیٰ درجہ کی تسبیح وتحمید سے بنتا ہے۔ مگر لوگوں کی حالت یہ ہے کہ انہوں نے نمازوں کو چھوڑ رکھا ہے روزوں کی طرف ان کی کوئی توجہ نہیں۔ حج اور زکوٰۃ سے وہ غافل ہیں اور تسبیح وتحمید ان کی زبان پر کبھی جاری نہیں ہوئی۔ گویا آسمان بھی ٹوٹ گیا نہ ان کا آسمان سے تعلق رہا۔ نہ آسمان کا اُن سے تعلق باقی رہا۔ اب حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے پھر دنیا کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ذکر الٰہی کرو تسبیح وتحمید میں اپنا وقت گزارو۔ خدا کی کبریائی اور اس کے جلال کا ذکر کرو۔ عبادات میں باقاعدگی اختیار کرو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجو (دین) کے تمام ارکان پوری خوش اسلوبی سے بجا لاؤ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا عشق پیدا کرو اور خدا تعالیٰ کی یاد میں اپنی عمریں گزار دو یہ وہ نیا آسمان ہے جو حضرت مسیح موعود کے ذریعے پیدا کیا گیا۔ بے شک پہلے بھی آسمان تھا مگر وہ ایسا آسمان تھا جس کا لوگوں کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ لوگ سمجھتے تھے کہ خدا عرش پر تو بیٹھا ہوا ہے مگر اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مومن پر آسمان سے برکتیں نازل ہوتی ہیں مگر اس آسمان سے کوئی برکت لوگوں پر نازل نہیں ہوتی تھی اور ہوتی بھی کیونکر جب کہ آسمان سے ان کا کوئی تعلق ہی نہیں رہا تھا اب حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے پھر نمازوں اور روزوں اور حج اور زکوٰۃ اور صدقات اور تسبیح وتحمید اور عشق الٰہی اور معرفت اور محبت کا ایسا درس شروع کردیا ہے کہ لوگوں پر آسمان سے از سرنو اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہونے شروع ہوگئے ہیں گویا نئی زمین کے ساتھ ایک نیا آسمان بھی پیدا ہوگیا ہے اور جہاں بنی نوع انسان سے تعلقات میں ایک جدت پیدا ہوگئی ہے وہاں تعلق باللہ میں بھی ایک نئی زندگی اور نئی روح پھونک دی گئی ہے پس اب آسمان بھی نیا ہے اور زمین بھی نئی ہے لوگ جب بنی نوع انسان سے ہمارے تعلقات کو دیکھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تو اور قسم کے لوگ ہیں اور جب وہ خدا سے ہمارے تعلقات کو دیکھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں ان کا خدا بھی اور ہے ان کا خدا تو وہ ہے جو نہ بولتا ہے نہ دعائیں سنتا ہے نہ مصائب میں مدد کرتا ہے نہ برکات وانعامات کی بارش برساتا ہے مگر ہمارا خدا وہ ہے جو قدم قدم پر اپنی تائید اور نصرت کے نشانات دکھاتا اور اپنے وجود کا ثبوت دیتا ہے گویا حضرت مسیح موعود کے ذریعہ بندوں کا بھی نیا گھر بن گیا اور خدا کا بھی نیا گھر بن گیا۔ خدا کا پہلا گھر لوگوں نے اپنی بداعمالی کی وجہ سے گرا دیا تھا۔ اور جب کسی کا گھر گر جائے تو مکین اس میں سے نکل جاتا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ خدا بھی اس آسمان کو چھوڑ کر چلا گیا اور وہ اسے آوازیں دیتے مگر وہاں سے کوئی جواب نہ آتا اور جواب آتا بھی کس طرح جس عمارت کو قفل لگا کر مالک مکان چلا جائے یا جو عمارت گر جائے اس کے سامنے بیٹھ کر لاکھ شور مچاؤ کوئی آواز نہیں آئے گی اسی طرح جب لوگوں نے اپنی بداعمالی کی وجہ سے اپنی زمین کو تباہ کرلیا تو وہ خود بھی بے گھر ہوگئے اور ان پر تباہی اور بربادی مسلط ہوگئی اور جب انہوں نے آسمان سے تعلق منقطع کرلیا تو خدا بھی آسمان چھوڑ کر چلا گیا۔ لیکن اب خدا نے ارادہ فرمایا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کرے جب لوگ اخلاق فاضلہ اختیار کرلیتے ہیں تو نئی زمین بن جاتی ہے اور لوگ اس میں خوشی سے بسیرا شروع کر دیتے ہیں اور سب کو نظر آتا ہے کہ زمین آباد ہوگئی اسی طرح جب تسبیح وتحمید اور عبادات کی طرف لوگ متوجہ ہوتے ہیں تو ایک نیا آسمان بن جاتا ہے اور جب نیا آسمان بن جائے تو خدا بھی اس میں واپس آجاتا ہے پہلے لوگ اس کے دروازہ کو کھٹکھٹاتے ہیں تو انہیں کوئی جواب نہیں ملتا۔ مگر جب نیا آسمان بن جائے اور مالک مکان یعنی ہمارا خدا اس میں آبسے تو معمولی پکار پر بھی وہ توجہ کرتا اور قدم قدم پر اپنی رحمتیں نازل کرتا اپنے وجود کا ثبوت دیتا ہے۔

پس بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہماری جماعت پر عائد ہوتی ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے اخلاق اور اپنی عبادات میں ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے کہ سچ مچ ایک نیا آسمان اور نئی زمین دنیا میں قائم ہوجائے آج پہلی زمین برباد ہوچکی ہے لوگوں کے اخلاق دینی نقطۂ نگاہ سے بالکل تباہ ہوچکے ہیں۔ ظلم ان میں پایا جاتا ہے۔ تعدی ان میں پائی جاتی ہے ماں باپ کی بے عزتی ان کے اندر نظر آتی ہے رشتہ داروں کے حقوق کی عدم ادائیگی ان میں پائی جاتی ہے اسی طرح ان کی آنکھیں ان کی زبان ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں سب گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ زبان بولتی ہے تو غیبت اور جھوٹ۔ ہاتھ اٹھتے ہیں تو گناہ کی طرف۔ چہرہ ہوتا ہے تو عبوساً قمطریرا پاؤں ہیں تو وہ بدیوں کی طرف مائل رہتے ہیں۔ غرض کوئی بھی نیکی ان میں نظر نہیں آتی یہی حال عبادات کا ہے نمازیں ہیں تو رسمی روزے ہیں تو بے لذت حج اور زکوٰۃ ہے تو بے کیف۔ نہ انہیں نماز سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے نہ روزوں سے ان کے اندر پاکیزگی پیدا ہوتی ہے نہ حج اور زکوٰۃ ان کی روحانیت کو بڑھاتے ہیں ایک مشین کی طرح وہ ان اعمال کو بجالاتے ہیں مگر ان کی حقیقت سے بالکل ناواقف ہیں۔ پس ان کی نمازیں بھی بیکار ان کے روزے بھی بے کار۔ ان کا حج بھی بیکار اور ان کی زکوٰۃ بھی بیکار نہ ان کے اندر زندگی کے آثار ہیں اور نہ تقویٰ اور روحانیت پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا اور آپ کے ذریعہ ایک نئی جماعت کو قائم کرکے تعلق باللہ اور تعلق بالعباد دونوں کو نئی بنیادوں پر قائم کرکے ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کرنا چاہا۔ تاکہ لوگ اس پرانے تعلق کو بھول جائیں جو ان کا خدا سے تھا۔ کیونکہ وہ تعلق نہایت ناقص تھا۔ اور لوگ اس پرانے تعلق کو بھی بھول جائیں جو ان کا بنی نوع انسان سے تھا کیونکہ وہ بھی بڑا رڈی تھا۔ اور اس طرح ایک نئے سانچے میں ڈھل کر نئے انسان بن جائیں اور نئی زندگی حاصل کریں۔

(الفضل 25 مئی 1960ء)

---

محمد اسلم ساہی صاحب

# حضرت چوہدری شاہ محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

میرے والد مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس کی بیعت کا ذکر اخبار بدر قادیان 9/ اگست 1906ء صفحہ نمبر 12 پر نمبر 13 پر اس طرح درج ہے۔ میاں شاہ محمد صاحب ولد میاں محمد یار صاحب سکنہ پٹیالہ تھانہ ڈنگہ ضلع گجرات۔ آپ موصی تھے۔ اوائل میں ہی وصیت کی تھی۔ آپ کی وفات جون 1945ء میں ہوئی آپ کا تابوت دسمبر 1946ء میں قادیان لے جایا گیا اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

آپ 1930ء اور 1940ء کے درمیانی عرصہ میں کئی بار دعوت الی اللہ پر دو دو تین تین ماہ کے لئے مکیریاں ضلع ہوشیار پور بھی گئے۔ میں نے اپنے بچپن سے لے کر ان کی وفات تک ان کو باقاعدگی سے نماز تہجد پڑھتے دیکھا۔ آپ تھانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں 14-15 سال ایس ایچ او بھی رہے ہیں۔ ملازمت کے آخری سال آپ کو 1928ء میں ڈسکہ سے تبدیل کرکے تھانہ صدر سیالکوٹ کا ایس ایچ او لگا دیا گیا۔ حضرت حافظ مولوی فیض الدین صاحب سیالکوٹی نے اپنی کتاب حیات فیض میں آپ کا ذکر فرمایا ہے۔ والد صاحب اپنے واقعات میں کئی دفعہ ضلع سیالکوٹ سے جلسہ سالانہ قادیان پر پیدل جانے کا ذکر بھی فرمایا کرتے تھے۔ اور عجیب وغریب واقعات بھی سناتے تھے۔

ایک دفعہ آپ نے ایک واقعہ سنایا جو غالباً 1910ء کے لگ بھگ کا معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ مجھے یاد ہے والد صاحب نے سنایا یہ اس زمانہ کی بات ہے جب آپ پولیس میں ہیڈ کانسٹیبل تھے اور پسرور یا نارووال میں محرر تھانہ تھے۔

والد صاحب دو تین ماہ کی رخصت لے کر اپنے گاؤں پٹیالہ ساہیاں آئے اس خیال سے کہ وہاں دعوت الی اللہ کی جاوے اپنے گاؤں میں اس کے لئے اپنے مکان کے ساتھ ایک الگ کمرہ (بیٹھک) بنانیکا ارادہ کیا تاکہ لوگ آئیں اور دعوت الی اللہ کی جاوے۔ اس کے لئے انہوں نے اپنے ایک گاؤں کے دوست کو بلایا۔ بیٹھک کی بنیادیں ڈالنے لگے تو گاؤں کے چند لوگ اکٹھے ہوکر آگئے کہ ہم تمہیں اس وقت تک کمرہ نہیں بنانے دینگے جب تک تم احمدیت کو نہ چھوڑ دو لیکن کمرہ بنانے کا مقصد تو صرف دعوت الی اللہ تھا۔ یہ جھگڑا دو تین دن چلتا رہا اور بیس کے قریب آدمی سوٹے (ڈانگیں) لے کر آگئے۔ یہاں تک کہ والد صاحب نے ارادہ کرلیا کہ اگر کمرہ نہیں بنانے دیتے تو میں واپس چلا جاتا ہوں چنانچہ دوسرے روز صبح آپ نے واپسی کی تیاری کرلی اور وہ آپ کا دوست انہیں گھوڑی پر وزیر آباد چھوڑ گیا۔ اور آپ واپس اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوگئے۔ دوسرے ہی روز وہ آپ کا دوست آدمی آپ کے پاس تھانہ میں آیا۔ اس کی جھولی میں مکھانے تھے (چھوٹی دانہ دار چینی کی مٹھائی) جو کہ اس نے والد صاحب کو دیئے اور کہا لے شاہ محمد مبارک ہو۔ والد صاحب نے پوچھا کس چیز کی مبارک تو اس نے کہا کہ وہ بیس آدمی جو ڈانگیں سوٹے لے کر آئے تھے تمام مرگئے ہیں اور سب کے مرنے کے بعد میں گاؤں سے آپ کے پاس آنے کے لئے روانہ ہوگیا۔ جب والد صاحب نے پوچھا کہ انہیں کیا ہوا تو وہ کہنے لگا کہ ایک طرف سے تم نے گاؤں سے پاؤں باہر رکھا اور دوسری طرف سے طاعون گاؤں میں داخل ہوگئی ایک ہی دن میں ان سب بیس آدمیوں کو لے گئی۔

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

# سمندر کی گہرائیوں میں

پانی چونکہ ہوا کی نسبت بہت زیادہ کثیف ہوتا ہے اس لئے اس کے اندر تیرنے والی چیزوں پر اس کا بہت زیادہ پریشر پڑتا ہے۔ ہم جب نہانے کے لئے کسی نہر وغیرہ میں اترتے ہیں تو جب پانی ہمارے سینے کی گہرائی تک پہنچتا ہے تو ہمیں شروع شروع میں سانس لیتے وقت سینے میں گھٹن محسوس ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے کیونکہ ہم اس کے عادی ہوتے جاتے ہیں لیکن یہ تو ابھی پانی کی ڈیڑھ دو میٹر کی گہرائی کی بات ہے۔ صرف 15 میٹر پانی کے نیچے جانے کی صورت میں بہت سے مسائل پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ ایک تو ہے گھپ اندھیرا کیونکہ اس گہرائی تک سورج کی روشنی نہیں پہنچ سکتی اور اسی کی وجہ سے دوسرا مسئلہ ہے شدید ٹھنڈک کیونکہ اس گہرائی تک سورج سے آنیوالی تمازت بھی نہیں پہنچ پاتی اور تیسرا مسئلہ جو ان دونوں مسائل سے زیادہ گھمبیر ہے وہ ہے دباؤ۔ ظاہر ہے کہ انسان کو پانی کے نیچے کچھ عرصہ تک رہنے کے لئے ہوا کی تو ضرورت ہے۔ اس کا سیدھا حل یہ ہوسکتا ہے کہ ایک لمبی ٹیوب ساتھ لے لی جائے جس کا ایک سرا پانی سے اوپر رہے اور دوسرا سرا پانی کے اندر غوطہ خور اپنے منہ میں لے لے اور اس سے سانس لیتا رہے۔ لیکن اس سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ کیونکہ صرف چند میٹر کی گہرائی پر پہنچ کر پانی کا دباؤ اس قدر ہو جاتا ہے کہ کوئی بھی انسان ہوا کو Suck نہیں کرسکتا۔ اس کے لئے اوپر سے ہوا کو نیچے پریشر کے ساتھ بھیجنا پڑتا ہے۔ چنانچہ سمندر میں غوطہ خوری کرنے والوں کو یہی کچھ کرنا پڑتا ہے اس کو ایک بھاری اور مضبوط سٹیل کا ہیلمٹ پہننا ہوتا ہے۔ اور اس ہیلمٹ کے وزن کو متوازن کرنے کے لئے اسی وزن کے جوتے پہنے ہوتے ہیں تا کہ غوطہ خور ہیلمٹ کے وزن سے پانی میں سر کے بل الٹا نہ کھڑا ہو جائے۔ سردی سے محفوظ رکھنے والا خاص سوٹ، ہیلمٹ کے ساتھ شیشے کے پینل آنکھوں کے سامنے لگے ہوتے ہیں تا کہ وہ باہر دیکھ سکے اور پریشر کے ساتھ ہوا اس تک پہنچنے کی ٹیوب لگی ہوتی ہے۔ اسے ایک سٹیل کی تار کے ساتھ بحری جہاز یا کشتی سے سمندر میں اتارا اور واپس اوپر کھینچا جاتا ہے۔ یہ وہ طریقہ ہے جو 1840ء میں سمندر میں ڈوبے ہوئے ایک جہاز کو ہٹا کر بحری راستہ صاف کرنے کے لئے پہلی بار استعمال کیا گیا اور دیر تک یہی طریقہ استعمال ہوتا رہا۔ لیکن اس طریقہ میں ایک تو غوطہ خور زیادہ گہرائی میں نہیں جا سکتا تھا اور دوسرے اسے ہوا کی ٹیوب اور اوپر نیچے آنے جانے کی تار کو الجھنے سے بچانے کے لئے بہت احتیاط کرنا پڑتی تھی اس لئے وہ ڈوبے ہوئے جہاز کے اندرونی حصوں اور سمندر کے اندر کی چٹانوں کے غاروں وغیرہ تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کیلئے 1942ء میں Aqualung ایجاد کیا گیا۔ اس میں دباؤ کے ساتھ بھری ہوا کے سلنڈر کو غوطہ خور اپنی پشت پر اٹھا کر ساتھ لے جاتا ہے۔ اس سلنڈر میں ایک ایسا والو لگا ہوتا ہے جو جس قدر گہرائی میں غوطہ خور پہنچتا ہے پانی کے پریشر کے مطابق ہوا کے پریشر کو بھی زیادہ کرتا جاتا ہے تا کہ اسے سانس لینے میں آسانی رہے۔ لیکن اس میں پھر ایک اور مشکل سامنے آجاتی ہے۔ ایک تو حد سے زیادہ بڑھی ہوئی سردی جو دباؤ اور سردی سے بچاؤ کے سوٹ کے باوجود ناقابل برداشت ہونے لگتی ہے اور دوسرا پانی کا بے تحاشا دباؤ۔ جتنا زیادہ گہرائی میں جائیں گے اتنا دباؤ بڑھتا جائے گا اور اسی قدر زیادہ پریشر سے ہوا کو سلنڈر میں سے کھولنا پڑے گا جس کے نتیجہ میں ایک بھرا ہوا سلنڈر بھی چند منٹ میں خالی ہو جائے گا۔ اور پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ پریشر تلے سانس لینے کے نتیجہ میں ہوا جو عام حالت میں ہر سانس کے لینے کے بعد پھیپھڑوں سے باہر نکل جاتی ہے۔ پریشر کی وجہ سے کچھ ہوا خون میں جذب ہونے لگتی ہے اور جب غوطہ خور کام ختم کرکے پانی سے باہر آتا ہے تو اگر جلدی باہر آجائے تو اسے خون کے اندر ہوا کے جمع شدہ بلبلوں کی وجہ سے شدید تکلیف دہ مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور اس قدر شدید درد ہوتی ہے کہ یا تو وہ مستقل طور پر بیکار ہو جاتا ہے اور یا اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس عارضہ کو The Bends کا نام دیا گیا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے صرف دس منٹ تک گہرے پانی میں کام کرنے کے بعد کئی گھنٹے پانی میں رہ کر خود کو Decompress کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ایک اور مشکل یہ ہے کہ ہوا جس میں ہم سانس لیتے ہیں یہ چار حصے نائٹروجن اور ایک حصہ آکسیجن پر مشتمل ہوتی ہے۔ قدرت نے ہمارا نظام تنفس اس طرح بنایا ہے کہ آکسیجن جس کی ہمیں زندہ رہنے کے لئے اشد ضرورت ہے وہ ہر سانس کے اندر لینے پر ہمارے خون میں جذب ہو جاتی ہے لیکن نائٹروجن ہمارے استعمال شدہ خون میں سے خارج ہونے والی کاربن ڈائی آکسائڈ کے ساتھ مل کر ہمارے ہر باہر کو دھکیلے جانے والے سانس کے ساتھ باہر نکل جاتی ہے۔ پانی کے پریشر تلے دباؤ والی ہوا کے سانس لینے کی وجہ سے آکسیجن کے ساتھ کچھ نائٹروجن بھی ہمارے خون میں شامل ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے انسان کی حالت نشے میں مدہوش ہونے کی سی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ کئی غوطہ خور اسی وجہ سے پانی میں ڈوب کر ہلاک ہو گئے کہ انہوں نے اس مدہوشی کی حالت میں اپنے منہ کو پانی سے محفوظ رکھنے والے Mouthpiece اتار کر کسی گزرنے والی مچھلی کو پیش کر دیئے تھے۔ اس کیفیت سے محفوظ رہنے کے لئے آج کل غوطہ خور عام ہوا کی بجائے سلنڈروں میں آکسیجن اور ہیلیم گیس کی آمیزش کے سانس لیتے ہیں لیکن اس میں یہ خرابی ہے کہ اس سے گلے سے آواز پیدا کرنے والی Chords میں ایسا اثر ہوتا ہے کہ جب غوطہ خور ٹیلیفون یا کسی اور ذریعہ سے پانی سے اوپر والے لوگوں سے بات کرتے ہیں تو ان کی آواز ایسی باریک سی ہوتی ہے کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کہہ رہے ہیں۔

## اور زیادہ گہرائی میں

اور پھر Aqualung کی مدد سے انسان زیادہ سے زیادہ 120 میٹر کی گہرائی تک جا سکتا ہے۔ اس سے آگے کی گہرائی کا پریشر اس میں برداشت نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اس کی دو شکلیں اور بنائی گئیں کہ بجائے غوطہ خور کے خود تیرنے کے وہ اپنے آگے ایک لمبی سی گاڑی کو دونوں ہاتھ میں پکڑ کر تیرتا تھا۔ وہ گاڑی انجن سے چلتی تھی اور اس کی مدد سے بڑی تیزی سے ادھر ادھر گھوما پھرا جا سکتا تھا۔ اس سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پھر یہ اختیار کیا گیا کہ راکٹ کی شکل کی ایک موٹر بنائی گئی جس میں آگے پیچھے دو آدمی بیٹھ کر اسے کار کی طرح چلاتے تھے۔ لیکن یہ زیادہ گہرائی میں نہیں جا سکتی تھی اور انسان کا سمندر کے نیچے جانے کا اصل مقصد ان گاڑیوں سے پورا نہیں ہوسکتا تھا۔ سمندر کی گہرائیوں میں پائی جانے والی معدنیات تک رسائی۔ تہ میں تیل کے ذخائر کی تلاش، سمندری حیات پر تحقیق اور ان سب سے بڑھ کر دور حاضر کے جنگی تقاضے۔ یوں لگتا ہے آئندہ بڑی بڑی تباہ کن جنگوں کا مرکز سمندر کی گہرائیاں ہی ہونگی۔ سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں چھپی ہوئی ایٹمی آبدوز آن کی آن میں دشمن کے ملک پر موت وارد کرسکتی ہے۔ قطب شمالی اور قطب جنوبی کی دبیز برف کی تہوں کے نیچے چھ چھ ماہ تک قیام کرنے والی آبدوزوں کے ٹھکانے کا کسی کو بھی علم نہیں ہوسکتا جہاں بڑے بڑے ممالک اپنی ایٹمی طاقت کو محفوظ کر کے ذخیرہ کر رہے ہیں۔ تو اس طرح انسان کی سرتوڑ کوشش رہی ہے کہ سمندروں کی زیادہ سے زیادہ گہرائیوں تک رسائی حاصل کی جائے۔ اس سلسلہ میں پہلا قدم تھا Bathysphere۔ یہ ایک ڈیڑھ میٹر قطر کا سٹیل کی موٹی چادر کا ایک مضبوط گولا تھا جو سٹیل کی موٹی تار کے ساتھ سمندر میں اتارا گیا۔ اس میں سانس لینے کے لئے آکسیجن کے سلنڈر رکھے گئے تھے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کرنے کے لئے خاص قسم کے کیمیکلز مہیا کئے گئے تھے۔ یہ گولہ 924 میٹر کی گہرائی تک پہنچنے میں کامیاب ہوا۔ لیکن یہ گویا ایک بے جان گولہ تھا جو ادھر ادھر حرکت نہیں کرسکتا تھا اور پھر اتنی لمبی تار۔ اگر وہ ٹوٹ جائے تو؟ چنانچہ اسے ناقابل عمل قرار دے کر ترک کر دیا گیا۔ جیسے پچھلے زمانے کی کاروں میں بریک لگانے والے پیڈل کے ساتھ سٹیل کی تار لگی ہوتی تھی جو بریکوں کو دباتی تھی۔ اور اکثر و بیشتر یہ تار ٹوٹ جایا کرتی تھی اور یوں قابل اعتبار نہ تھی۔ اس مسئلہ کے حل کے لئے ہائیڈرالک بریک بنائے گئے جن میں ایک سلنڈر میں بریک آئل بھرا ہوتا ہے جو پیڈل کو دبانے سے بریک پر پریشر ڈال کر اسے لگاتا ہے اور اس میں کسی چیز کے ٹوٹنے کا احتمال نہیں ہوتا۔ اسی طرح اس Bathysphere کے ساتھ پٹرول سے بھرا ہوا ڈرم لگایا گیا پٹرول کے پانی سے ہلکا ہونے کی وجہ سے یہ ڈرم پانی میں تیرتا رہتا تھا۔ Bathysphere میں ایک خاص بھاری وزن رکھا گیا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ اگر کسی خرابی کی وجہ سے اسے پانی سے اوپر لانا پڑے تو اس وزن کو پانی میں پھینک دیا جائے اس میں دو بجلی کی موٹریں لگی ہوئی تھیں اور باہر کی جگہ کے مشاہدہ کرنے اور تصویریں لینے کے لئے سرچ لائٹ اور کیمرے لگے ہوئے تھے۔ اس گاڑی کو Bathyscaphe کا نام دیا گیا۔ یہ 4160 میٹر کی گہرائی تک پہنچی اور باقاعدہ ادھر ادھر گھوم پھر کر بہت قیمتی معلومات جمع کیں۔ اب سمندر کی گہرائی تو دس ہزار نو سو میٹر تک ہے یعنی تقریباً سات میل۔ جب کہ مضبوط سے مضبوط اور بڑی سے بڑی آبدوز بھی سمندر میں صرف چار سو میٹر سے زیادہ گہرائی میں نہیں جاتی۔ اگر اس سے نیچے جانے کی کوشش کرے تو اس کا سب انجر پنجر کریک ہو جائے۔ Bathyscaphe بھی اس گہرائی میں جانے میں اس لئے کامیاب ہوئی تھی کہ یہ ایک سٹیل کی موٹی چادر کا چھوٹا سا گولہ تھا۔ جب کہ کوئی بھی بڑے سائز کی سب میرین اتنی بھاری اور مضبوط نہیں بنائی جا سکتی۔ بالآخر امریکہ کی نیوی نے اگست 1953ء میں کثیر لاگت سے تیار کیا ہوا Bathyscaphe سمندر میں اتارا اور یہ سمندر کی گہری ترین جگہ جو بحرالکاہل میں واقع ہے اور Marianas Trench کے نام سے مشہور ہے تک جا پہنچا یہ جگہ 10,900 میٹر گہری ہے۔

## حیرت انگیز

انسان تو سمندر کی گہرائیوں میں پہنچنے کے لئے مضبوط سے مضبوط تر فولاد کے گولے تیار کرتا رہا۔ سانس لینے کے لئے خاص گیس کے سلنڈر ساتھ لے جاتا رہا۔ شدید سردی سے بچنے کے لئے خاص قسم کے سوٹ اور گھپ اندھیرے میں دیکھنے کے لئے فلڈ لائٹ کا بندوبست کرتا رہا۔ لیکن اس ناقابل یقین، ناقابل بیان دباؤ والی اتھاہ گہرائیوں میں بھی سمندری مخلوق موجود پائی گئی۔ مچھلیاں اور دیگر ان گنت اقسام کی مخلوق، حیرت در حیرت کی بات ہے کہ ایسی جگہوں میں جہاں فولادی آبدوزیں بھی دب کر پچک جاتی ہوں وہاں اس مخلوق کے اوپر کس قسم کے مضبوط خول ہوں گے جو اس دباؤ کو برداشت کرسکیں۔ کیسا نظام تنفس ہوگا۔ گھپ اندھیرے میں خوراک حاصل کرنے اور دشمن سے بچنے کا کیا طریقہ کار ہوگا؟ یہ

جانور خود اپنی روشنی پیدا کر سکتے ہیں۔ انتہائی حساس Feelers کے ذریعہ اردگرد کی اشیاء کا پتہ چلا سکتے ہیں مخصوص الیکٹرک فیلڈ کے ذریعہ اپنا راستہ معلوم کر سکتے ہیں اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ سب کچھ کسی خلاق اعظم کی تخلیق کے جلوے ہیں یا ارتقا کا کھیل؟ نظریہ ارتقا کے پیروکار تو یہ دلیل دیتے ہیں کہ ماحول کی صعوبتوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے جانور اپنے اندر ارتقائی تبدیلیاں پیدا کر لیتے ہیں تا کہ اپنی بقا کا سامان کر سکیں۔ لیکن یہ کیسا ارتقا ہے کہ پانی کی اوپر کی سطحوں کو چھوڑ کر جہاں وافر مقدار میں خوراک موجود ہے اور زندگی نارمل طور پر گزر سکتی ہے جیسے باقی سب آبی جانور گزار رہے ہیں۔ یہ جانور کیوں اتنی دشوار زندگی کو اختیار کر لیتے ہیں اور ایسا جسمانی نظام کار اور ڈھانچہ وضع کر لیتے ہیں کہ اگر ان کو پانی کے اوپر کی تہوں میں لایا جائے تو وہ کم دباؤ والی کیفیت کو برداشت ہی نہ کر سکیں۔ جس طرح خشکی کے جانور پانی میں اور پانی کے جانور خشکی میں سانس نہیں لے سکتے ماسوائے خصوصی Amphi Bions کے۔ اور وہ بھی ایک حد کے اندر یہ زیادہ گہرائیوں میں رہنے والے جانور بھی کم گہرائیوں کو برداشت نہیں کر سکتے بالکل اسی طرح جس طرح کم گہرائیوں والے جانور زیادہ گہرائیوں کو برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ خدا تعالیٰ کے بھید ہیں جنہیں کوئی نہیں پا سکتا۔ ایسی ایسی ناممکن جگہوں پر ایسی ایسی عجیب و غریب مخلوق الگ الگ زبردست صلاحیتوں کے ساتھ پراسرار طور پر زندگی بسر کر رہی ہے کہ ایک سے بڑھ کر ایک نیا جلوہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا سامنے آتا ہے اور نظریہ ارتقا کی صاف نفی کرتا ہوا نظر آتا ہے ہاں تو واپس انسان کے سمندر کے اندر گہرائیوں میں سفر کی طرف آج کی جدید ترین مشین گہرے پانیوں میں کام کرنے والی کا نام ہے Bathyscaphe یا Submersible کی طرح کی ہی مشین ہے اس کے نیچے بنے ہوئے ایک خصوصی کمرے میں جو پانی سے بھرا ہوتا ہے اور جس میں پریشر پیدا کیا جاتا ہے غوطہ خور سوار ہو کر گہرے پانی میں جاتے ہیں۔ جب وہ مشین مطلوبہ گہرائی تک پہنچ جاتی ہے تو غوطہ خور تیر کر باہر نکل آتے ہیں اور کام ختم کرنے کے بعد پھر مشین میں واپس آ جاتے ہیں اب ان کے کمرے سے پانی خارج کر دیا جاتا ہے لیکن پریشر برقرار رکھا جاتا ہے جو مشین کے واپس پانی کے اوپر پہنچنے کے بعد نکال دیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ غوطہ خور The bend سے محفوظ رہتے ہیں۔ اگر انہیں لمبا عرصہ گہرے پانی کے اندر رہنا پڑے تو ان کے خون میں زیادہ سے زیادہ ممکن ہوا جذب ہو جاتی ہے۔ اور پھر مزید جذب نہیں ہو سکتی ایسی حالت میں قابل ستائش برداشت کے ساتھ یہ لوگ کئی کئی دن کام کرتے ہیں اور بہت اونچی تنخواہیں پاتے ہیں۔

---

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر 34867** میں چوہدری خضر احمد ولد چوہدری مبارک علی قوم جاٹ ہندل پیشہ ٹیکسی ڈرائیور عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیلٹا کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-5-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد محترم مکان و زرعی اراضی رقبہ 12 ایکڑ واقع موضع بہاولپور ضلع نارووال مالیتی -/200000 روپے۔ جن کے ورثاء والدہ محترمہ 4 بھائی اور ایک بہن ہیں۔ 2۔ مکان واقع ڈیلٹا BC کینیڈا۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$2000 ماہوار بصورت ٹیکسی ڈرائیو مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری خضر احمد ولد چوہدری مبارک علی کینیڈا گواہ شد نمبر 1 محمد نواز ولد چوہدری محمد حسین باجوہ کینیڈا گواہ شد نمبر 2 شیخ عبدالستان ولد محمد حسین کینیڈا

**مسل نمبر 34868** میں محمد عظیم شاد ولد چوہدری اللہ لوک مرحوم قوم ارائیں پیشہ ریٹائرڈ عمر 64 سال 4 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ بینک بیلنس -/1150000 روپے۔ 2۔ ترکہ والدین زرعی زمین رقبہ 9 کنال 18 مرلے واقع واسو بنگلہ ضلع منڈی بہاؤالدین مالیتی -/742500 روپے۔ 3۔ میٹیریل مکان واقع واسو بنگلہ مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3571 روپے ماہوار بصورت پنشن اور (C$150 ماہوار بصورت جیب خرچ) مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عظیم شاد ولد چوہدری اللہ لوک مرحوم ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 عطاء الرحمٰن وصیت نمبر 21011 گواہ شد نمبر 2 محمد یوسف وصیت نمبر 23654

**مسل نمبر 34869** میں عطاء النعیم ولد عبدالحکیم عابد پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-5-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$3200 سالانہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء النعیم ولد عبدالحکیم عابد ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 شیخ خورشید احمد ولد شیخ عزیز احمد کینیڈا گواہ شد نمبر 2 محمد مطیع اللہ جوئیہ ولد ملک مظفر خان جوئیہ کینیڈا

**مسل نمبر 34870** میں Somaya Amina Leona Muhammad Pilichowska Noor-Allah بنت Amnon Vivien Pilley پیشہ ریٹائرڈ عمر 58 سال بیعت 1997ء ساکن لندن U.K بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-8-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/904 سٹرلنگ پونڈ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Somaya Amina Leona Muhammad Pilichowska Noor Allah بنت Amnon Vivien Pilley لندن گواہ شد نمبر 1 Torjoh Cham ولد Hassan Cham Ceesay لندن گواہ شد نمبر 2 شازیہ رشید بنت ایم اے رشید لندن

**مسل نمبر 34871** میں عامر محمود ملک ولد میجر محمود احمد پیشہ انجینئر عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد U.K بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1200 سٹرلنگ پونڈ ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عامر محمود ملک ولد میجر محمود احمد اسلام آباد U.K گواہ شد نمبر 1 میجر محمود احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 ماجد احمد ولد ایم عبداللہ U.K

**مسل نمبر 34872** میں سعید احمد اٹھوال ولد محمد صادق اٹھوال قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایمسٹرڈیم ہالینڈ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی اراضی رقبہ 25 کنال 9 مرلے واقع 95 ج ۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1200 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/9000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سعید احمد اٹھوال ولد محمد صادق اٹھوال ایمسٹرڈیم ہالینڈ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد وڑائچ وصیت نمبر 26276 گواہ شد نمبر 2 راجہ محمد احمد وصیت نمبر 29959

آپ کی آنکھیں دو افراد
کو بینائی فراہم کر سکتی ہیں

# اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## سیمینار یوم خلافت

مورخہ 29 مئی 2003ء بعد نماز عصر انصاراللہ پاکستان کے ہال میں مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام سیمینار یوم خلافت منعقد کیا گیا جس کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے۔ اس موقع پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے خلافت کے موضوع پر خطاب کیا۔ مہمان خصوصی نے اختتامی کلمات میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ (جو الفضل 30 مئی 2003ء میں شائع شدہ ہے) حاضرین کی خدمت میں ریفرشمنٹ پیش کی گئی۔ دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ اس نشست کی حاضری 200 کے قریب رہی۔

## درخواست دعا

مکرم سلطان احمد ڈوگر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ سردار فضل الٰہی ڈوگر صاحب حال مقیم من ہائیم جرمنی کا ایکسیڈنٹ میں بازو ٹوٹ گیا تھا جسکا بفضل خدا کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

مکرم غلام رسول صاحب کارکن الفضل کی اہلیہ محترمہ آجکل شدید علیل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی معجزانہ شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالشکور جاوید سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی الف کی اہلیہ محترمہ گزشتہ ایک ماہ سے شوگر بلڈ پریشر اور گلے کی بندش کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ اسی طرح ان کی والدہ بیوہ چوہدری عبدالجلیل خان صاحب (ر) پوسٹماسٹر کی کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ بڑھاپے کی وجہ سے ہڈی جڑی نہیں کمزوری بہت ہے۔ ہر دو مریضوں کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

## آمین

مکرمہ ارشاد عصمت اللہ صاحبہ جنوبی افریقہ سے لکھتی ہیں کہ میری نواسی عزیزہ فاتحہ نور بنت ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب نے چھ سال کی عمر میں قرآن شریف ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم کا فہم عطا کرے اور اس کی تعلیمات پر صحیح معنوں میں عمل کرنے کی بھی توفیق دے۔

شعبہ امداد طلباء میں عطیہ دینے کا

## نادر موقع

شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء وطالبات جو پرائمری، سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گزشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔ چونکہ یہ شعبہ مشروط بآمد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بگاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرواسکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقم بھجوائی جاسکتی ہے۔

(نظارت تعلیم)

## خالی پلاٹوں کی حفاظت

ربوہ کے ماحول میں مضافاتی محلوں میں جن احباب نے پلاٹس خرید کئے ہوئے ہیں اور ابھی مکان تعمیر نہیں کئے۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے خالی پلاٹوں کی حفاظت کیلئے ان پر باضابطہ قبضہ کی صورت پیدا کریں۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ رجسٹری کے بعد انتقال کے اندراج کے بعد اب موقع پر نشاندہی حاصل کر کے کم از کم چاردیواری تعمیر کریں۔ بغیر قبضہ آپ کا پلاٹ قطعی غیر محفوظ ہے۔ اکثر کالونیاں زرعی اراضی پر بنائی گئی ہیں اور مشترکہ کھاتہ میں باضابطہ نشاندہی اور قبضہ انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ یہ امر فوری لائق توجہ ہے اور اس پر عمل درآمد دراصل آپ کے مفاد کا تقاضا ہے۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی دقت درپیش ہو تو صدر مضافاتی کمیٹی دفتر صدر صاحب عمومی سے رابطہ فرمائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

اپنے خاندان کے تمام افراد کو آئی ڈونر بنائیں

# عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

**عالمی منڈی میں تیل مزید سستا** عالمی منڈی میں تیل کی قیمتیں مزید گرگئی ہیں۔ تیل کی قیمتوں میں یہ کمی عراقی تیل کی برآمدات کے دوبارہ شروع ہونے کو قرار دیا جارہا ہے۔ عالمی منڈی میں کروڈ آئل کی قیمت 12 سینٹ فی بیرل کم ہوگئی ہے۔

**غزہ اور مغربی کنارے کا کنٹرول** اسرائیل فلسطینی قیدیوں کو رہا کرنے اور غزہ ومغربی کنارے کا کنٹرول چھوڑنے پر مشروط طور پر رضامند ہوگیا ہے۔ بہت جلد ان علاقوں سے فوج واپس بلالی جائے گی۔ فلسطینی وزیراعظم نے خودکش حملے روکنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ فیصلے اسرائیلی وزیراعظم شیرون اور فلسطینی وزیراعظم محمود عباس کی ملاقات میں ہوئے۔ حماس اور الاقصیٰ بریگیڈ نے حملے روکنے سے انکار کردیا ہے۔ یاسر عرفات نے کہا ہے کہ روڈ میپ پر عمل کرنے کیلئے تیار ہیں۔

**الاقصیٰ کو دہشت گرد قرار دے دیا گیا** امریکہ اور برطانیہ نے "الاقصیٰ" کو دہشت گرد قرار دے کر اثاثے منجمد کردیئے۔ اس ادارے پر الزام ہے کہ وہ فلسطینی تنظیم حماس کی مالی امداد کرتا ہے۔ یہ ادارہ یتیموں اور بیواؤں کی مدد کے نام پر رجسٹرڈ کیا گیا تھا۔ جرمنی ڈنمارک اور ہالینڈ نے پہلے ہی اس پر پابندی لگا رکھی ہے۔

**امریکہ میں غیر ملکی طلباء کے خلاف کارروائی** امریکہ کا ہوم لینڈ (اندرونی) سیکورٹی کا محکمہ یکم اگست سے سٹوڈنٹ ویزہ پر امریکہ آکر متعلقہ شرائط پر عمل نہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرے گا۔ 12 لاکھ سے زائد غیر ملکی طلباء کی ریسرچ کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔ 11 ستمبر کے حملوں کے دو مشتبہ دہشت گرد تعلیمی ویزہ پر امریکہ آئے تھے۔

**سعودی عرب میں القاعدہ نیٹ ورک** پاکستان میں سعودی عرب کے سفیر علی عواد اسیری نے کہا ہے کہ ریاض میں ہونے والی دہشت گردی 11 ستمبر کو نیویارک میں ہونے والی تباہی سے مطابقت رکھتی ہے۔ سعودی عرب خود دہشت گردی کا شکار ہے۔ معصوم لوگوں کا خون بہانے والے کسی طور پر بھی مسلمان کہلانے کے حقدار نہیں۔

**4 کوہ پیما لاپتہ ہوگئے** نیوزی لینڈ میں 4 کوہ پیما لاپتہ ہوگئے ہیں ان میں سے تین کا تعلق نیوزی لینڈ سے ہے جبکہ ایک نیپالی باشندہ ہے۔ یہ لوگ نیوزی لینڈ کی سب سے اونچی چوٹی کک کو سر کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ برف اور ہوا کے طوفان میں پھنس گئے۔

**اتحادی کیمپ پر حملہ** افغانستان کے صوبہ خوست میں اتحادی کیمپ پر نامعلوم افراد نے حملہ کر کے کئی فوجی ہلاک اور متعدد کو اغوا کرلیا۔ کابل میں ایک فوجی چیک پوسٹ کے سامنے بم پھٹنے سے ایک شخص ہلاک ہوگیا جو بم نصب کر رہا تھا۔

**نیپالی وزیراعظم مستعفی** نیپالی وزیراعظم لوکیندرا بہادر چند نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

**ناروے میں ایرانی سفارتخانہ پر حملہ** ناروے میں ایرانی سفارتخانے پر حملہ کی کوشش ناکام بنادی گئی ہے۔ تین نامعلوم افراد نے سفارتخانے کے گیٹ سے ایک میٹر سے بھی کم فاصلے پر کار کو آگ لگادی۔ تینوں حملہ آور پیدل فرار ہوگئے۔ اوسلو پولیس نے کہا ہے کہ سفارتخانہ کو نشانہ بنانے کی کوشش کی گئی۔ اور ایک حملہ آور شناخت کرلیا ہے۔

**امریکی سازش ناکام ہوگی** سابق ایرانی صدر رفسنجانی نے کہا ہے کہ ہمارے خلاف امریکی سازش کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔ جس نے بھی ایران پر حملہ کیا اسے منہ کی کھانی پڑے گی۔

**جھوٹ پر مبنی جنگ** برطانوی پارلیمنٹ کے اراکین نے وزیراعظم ٹونی بلیئر پر الزام لگایا ہے کہ عراق کے خلاف ساری جنگ جھوٹ پر مبنی تھی جنگ سے قبل ٹونی بلیئر نے دعویٰ کیا تھا کہ صدام حسین 45 منٹ کے اندر اندر کیمیائی اور حیاتیاتی ہتھیار استعمال کر سکتے ہیں۔ جو سراسر جھوٹ نکلا۔ جنگ مخالف رکن پارلیمنٹ ٹونی بین اور دیگر ارکان پارلیمنٹ نے ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ٹونی بلیئر نے ہم سے جھوٹ بولا۔

**اجتماعی قبر کی دریافت** نجف میں ایک اور اجتماعی قبر کی دریافت ہوئی ہے جس سے 500 لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ لاشیں پلاسٹک کے تھیلوں میں بند تھیں حکام کے مطابق 1991ء میں انہیں صدام کی مخالفت کرنے کے جرم میں قتل کیا گیا تھا۔

**جی ایٹ سربراہ کانفرنس** عالمگیریت کے مخالفین نے جی ایٹ سربراہ کانفرنس کے موقع پر فرانس اور سوئٹزرلینڈ میں احتجاجی مظاہرے کئے ہیں۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ عالمی لیڈر عالمگیریت کے ذریعے غریب اور پسماندہ ممالک کی معیشت کو نقصان پہنچانے سے باز رہیں۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے جی ایٹ کو پیغام دیا ہے کہ امیر ممالک غریب ممالک کی مدد کریں۔ عراق کے حوالے سے اختلافات ختم کئے جائیں۔ غربت کے خاتمہ اور ترقیاتی پروگراموں کو اپنی ترجیحات میں شامل کریں۔

**جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی** عراق میں امریکی گراؤنڈ فورسز کے کمانڈر نے کہا ہے کہ عراق میں ابھی جنگ ختم نہیں ہوئی۔ امریکی فوج عراق میں نیا آپریشن شروع کرے گی جہاں ابھی تک مزاحمت جاری ہے۔ انہوں نے بغداد میں مزید فوج تعینات کرنے کا بھی اعلان کیا۔ عراق سے امریکی فوجیوں کی واپسی بھی ملتوی کردی گئی ہے۔

# ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

### ربوہ میں طلوع وغروب

| | | | |
|---|---|---|---|
| سوموار | 2۔جون | زوال آفتاب | 12-06 |
| سوموار | 2۔جون | غروب آفتاب | 7-12 |
| منگل | 3۔جون | طلوع فجر | 3-22 |
| منگل | 3۔جون | طلوع آفتاب | 5-01 |

**اپوزیشن نے خسارے کا سودا کیا** وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ حکومت اپنی ذمہ داریوں سے بخوبی آگاہ ہے۔ اور وہ سسٹم اور جمہوری عمل کو بچانے کیلئے تمام ضروری اقدامات کرے گی۔ اپوزیشن نے خسارے کا سودا کیا ہے کیونکہ عوام کو اس کے ہنگامے اور ہمارے فلاحی اقدامات یاد رہیں گے۔ پارلیمانی اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسمبلی میں اپوزیشن کے رویے سے ثابت ہوگیا ہے کہ اس کے ایجنڈے میں عوامی بہبود کے پروگراموں کی کوئی اہمیت نہیں۔ اپوزیشن کا طرز عمل کچھ بھی ہو عوامی بہبود کا سلسلہ جاری رہے گا صوبے میں صنعتی ترقی کیلئے نئی پالیسی تشکیل دی جارہی ہے۔ جس میں محنت کشوں کے حقوق اور سہولتوں کیلئے خصوصی اقدامات تجویز کئے گئے ہیں اختلاف اپوزیشن کا حق ہے لیکن سسٹم کے استحکام کیلئے حکومت اور اپوزیشن کو مل کر کام کرنا ہوگا۔

**اجلاس کا خاتمہ ہماری فتح ہے** پنجاب اسمبلی میں متحدہ اپوزیشن نے اجلاس ختم کئے جانے کو حکومت کی شکست اور اپنی فتح قرار دیتے ہوئے نئے اجلاس کیلئے ریکوزیشن پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت سے روکے گئے 27۔ ارکان اسمبلی ہائیکورٹ میں چیف جسٹس سے ملاقات کے بعد اکٹھے ہی پنجاب اسمبلی پہنچے اور مشترکہ پریس کانفرنس کی۔ اپوزیشن لیڈر نے کہا چیف جسٹس نے اپوزیشن کے موقف کی تائید کی ہے کہ اپوزیشن کے ارکان کو اسمبلی چیمبرز میں جانے سے نہیں روکا جاسکتا۔

**پنجاب اسمبلی میں شور شرابا** پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں 5ویں روز بھی اپوزیشن ارکان نے زبردست شور شرابا اور نعرے بازی کی۔ اجلاس صرف ایک گھنٹہ جاری رہنے کے بعد غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کر دیا گیا۔ تاہم اسمبلی بلڈنگ کے باہر سکون رہا۔ اجلاس میں اپوزیشن کے شور کے باوجود کارروائی چلتی رہی۔ ہیلتھ بل منظور کرلیا گیا اور وقفہ سوالات بھی نمٹادیا گیا۔

**نواز شریف اور بے نظیر کا قاسم ضیاء سے رابطہ** مسلم لیگ (ن) کے قائد نواز شریف نے پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر اور پیپلز پارٹی کے صوبائی صدر قاسم ضیاء سے فون پر رابطہ کیا۔ قاسم ضیاء کے مطابق نواز شریف نے کہا کہ آپ لوگ جمہوریت کی جنگ لڑ رہے ہیں اور اس جنگ میں تمام اپوزیشن متحد ہے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ دریں اثناء پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن نے بھی فون کیا اور انہیں مبارکباد دی اور کہا کہ دونوں جماعتیں مل کر پارلیمنٹ کی بالادستی کی جدوجہد جاری رکھیں۔

**سفارتکاروں کو خدشات** حکومت اور اپوزیشن کے درمیان ایل ایف او کے معاملہ پر عدم اتفاق کی وجہ سے نئے مالی سال کے بجٹ کے اعلان میں تاخیر، سرحد اور پنجاب اسمبلی کے حالات کے پس منظر میں پاکستان میں تعینات امریکی، یورپی اور دیگر ممالک کے سفارتکاروں نے جمہوری اداروں کے مستقبل کے حوالے سے مختلف خدشات کا اظہار شروع کر دیا ہے۔ وہ حکومت میں شامل مختلف مقتدر شخصیات اور مختلف معروف سماجی تقریبات میں اہم سیاسی و کاروباری شخصیات سے تبادلہ خیال کر رہے ہیں۔

**علم و ہنر تک عامی آدمی کی رسائی** گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ مارکیٹ کے جدید رجحانات کے مطابق با مقصد علم و ہنر تک عام آدمی کی رسائی آسان بنائے بغیر کھیتوں اور کارخانوں میں محنت کر کے روزی کمانے والوں کو غربت سے نجات دلانے کی منزل حاصل نہیں کی جاسکتی۔

**ایل ایف او کا معاملہ خوش اسلوبی سے طے کرلیا جائے گا** وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے امید ظاہر کی ہے کہ ایل ایف او کا معاملہ خوش اسلوبی سے طے کرلیا جائے گا اسلام آباد میں صحافیوں سے گفتگو میں انہوں نے کہا کہ امید ہے کہ معاملات طے کر لئے جائیں گے۔ کیونکہ اس ملک میں اس پارلیمنٹ نے چلنا ہے اس کو چلانا سب کی ذمہ داری ہے۔ بھارت کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانے کیلئے پیشرفت قدم بقدم جاری رکھیں گے۔

**سرحد اسمبلی میں شرعی نظام عدل ترمیمی بل کی منظوری** سرحد اسمبلی نے شرعی نظام عدل ترمیمی بل 2003ء کی متفقہ طور پر منظوری دے دی ہے جس کے ساتھ ہی شرعی نظام عدل ترمیمی آرڈیننس مجریہ 2003ء شمال مغربی سرحدی صوبہ آرڈیننس نمبر دو مجریہ 2003ء منسوخ ہوگیا ہے۔ شرعی نظام عدل ترمیمی بل وزیراعلیٰ کی جگہ صوبائی وزیر قانون ملک ظفر نے منظوری کیلئے ایوان میں پیش کیا جس کی ایوان نے متفقہ طور پر منظوری دے دی۔ ترمیمی بل کے مطابق ایکٹ سات کی دفعہ تین میں ایگزیکٹو مجسٹریٹ کی جگہ مجسٹریٹ بشمول علاقہ قاضی کے الفاظ آئیں گے۔

**22 سال بعد فیصلہ** 1981ء میں قائم ہونے والے مقدمہ کا 22 سال بعد فیصلہ میں عدم ثبوت کی بناپر سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کے بیٹوں اور بے نظیر بھٹو کے بھائی مرتضیٰ بھٹو اور شاہنواز بھٹو سمیت دیگر 21 ملزمان بری کر دیئے ہیں۔ کراچی میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج نے اس مقدمہ کا فیصلہ سنایا۔ مقدمہ کے چار ملزمان پاکستان میں موجود ہیں، دو ملک سے باہر ہیں باقی تمام ملزمان دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔

**شدید گرمی اور لو سے 7 ہلاک** ملک بھر میں شدید گرمی اور لو لگنے کے باعث سات افراد جاں بحق اور درجنوں بے ہوش ہو گئے۔ گرمی اور لو کے باعث مختلف شہروں کی سڑکیں سنسان ہو گئیں۔ ربوہ اور گردونواح میں بھی گرمی کی لہر آگئی ہے۔

**پنجاب میں سرکاری اراضی الاٹ کرنے کی سکیمیں ختم** پنجاب حکومت نے صوبے بھر میں سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ کی سابقہ تمام سکیمیں منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک ہی سکیم کے تحت آئندہ سرکاری زمینیں الاٹ کی جائیں گی۔ محکمہ کالونیز کے ذرائع کے مطابق اس وقت پنجاب میں لاکھوں ایکڑ سرکاری اراضی متعدد سکیموں کے تحت الاٹ کی گئی ہے۔ جن میں بڑے پیمانے پر بے قاعدگیاں پائی گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں وزیراعلیٰ کے حکم پر صوبے بھر میں موجود سرکاری زمینوں کا سروے شروع کر دیا گیا ہے تاکہ معلوم کیا جاسکے کہ پنجاب میں سرکاری اراضی کتنی ہے۔ اس وقت 24 اضلاع میں سرکاری اراضی ہے اس کا ریکارڈ مرتب کرنے کیلئے 4 ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ پرانی سکیمیں ختم کرنے کے فیصلے کا مقصد قبضہ گروپوں کا خاتمہ کرنا ہے۔

**صدر کا وردی میں رہنا اشد ضروری ہے** مسلم لیگ (ق) کے مرکزی صدر چودھری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ جنرل ایوب اور جنرل ضیاء کو باوردی صدر تسلیم کرنے والے آج باہر بیٹھ کر پاکستان کے جمہوری نظام کو ناکام بنانے کیلئے جمہوریت دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ بین الاقوامی اور خطے کی صورتحال کے پیش نظر جنرل مشرف کا باوردی صدر رہنا اشد ضروری ہے۔ اپوزیشن محاذ آرائی کی بجائے مفاہمت کا راستہ اپنائے جو جمہوریت اور سیاستدانوں کیلئے مفید ہے۔ ایل ایف او کا معاملہ خوش اسلوبی سے طے کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایم ایم اے جدہ اور دبئی میں بیٹھے لوگوں کی چال سمجھنے کی کوشش کرے۔


ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے۔ ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

نیز نوفراسٹ اینڈ ڈائرکٹ کول کی ریپیئرنگ اینڈ ڈینٹنگ پینٹنگ کا کامیاب اور بہتر ادارہ
کچابازار سوار الرحمت وسطی ربوہ فون 211152

آنکھ اور نظر کے لئے کیوریٹو ادویات

| | | |
|---|---|---|
| CATARACT COURSE | 140/- | سفید موتیا (موتیابند) کا بفضل تعالیٰ بغیر آپریشن علاج |
| EYE SIGHT COURSE | 140/- | نزدیک کی نظر کی کمزوری کے لئے |
| GLAUCOMA COURSE | 140/- | کالا موتیا کی ابتدائی حالت [illegible] |
| MYOPIA COURSE | 140/- | دور کی نظر کی کمزوری کیلئے |
| SQUINT COURSE | 140/- | آنکھوں کے بھینگا پن، ٹیڑھے پن کیلئے |

ادویات ولٹریچر ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون کلینک: 214606 آفس: 213156
سیلز: 214576 فیکس: 212299


### دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کو بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع گجرات۔ ضلع جہلم اور ضلع اسلام آباد کیلئے بھجوایا ہے۔
(i) الفضل کے نئے خریدار بنانا۔ (ii) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایاجات کی وصولی۔ (iii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی
امراء۔ صدران۔ مربیان سلسلہ، منتظمین و جملہ احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔
(مینیجر روزنامہ الفضل)

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29